کس قدر موجود ہے اور وہ کس مالیت کا ہے اور نقد روپیہ (CASH IN HAND) کتنا ہے۔ دونوں کے مجموعہ پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ نکالی جائیگی۔ اسی قاعدے پر دیکھا جائیگا کہ کمپنی یا کمپنیوں میں آپ کے جو حصّے ہیں، اِس وقت بازاری قیمت کے لحاظ سے ان کی قیمت کیا ہے۔ سال کے دوران میں آدمی نے خواہ کتنی ہی مرتبہ پہلا حصّہ فروخت کیا ہو اور دوسرا خریدا ہو، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پہلا حصّہ جب آپ نے خریدا اس وقت سے سال شمار کیا جائے گا اور سال کے خاتمہ پر آپ کے حصّے کی جو بازاری قیمت ہو اس کے لحاظ سے زکوٰۃ کا تعین کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ یہ بھی دیکھا جائے گا کہ آپ کے پاس نقد کس قدر موجود ہے۔ دونوں کے مجموعے پر ۲½ کی شرح سے زکوٰۃ نکالی جائے گی۔ رہی یہ بات کہ ٹیکس لگ کر آپ کی بقیہ آمدنی اتنی کم رہ جاتی ہے کہ زکوٰۃ دینے کی صورت میں وہ پوری کی پوری زکوٰۃ ہی میں چلی جاتی ہے، تو اس کا میرے پاس کوئی علاج نہیں۔ یہ تو ایسی حکومتوں کے ماتحت رہنے کی سزا ہے جو ٹیکس عائد کرتے وقت سرے سے زکوٰۃ کا کوئی لحاظ ہی نہیں کرتیں۔ یہ سزا ہمیں لازماً اس وقت تک بھگتنی ہوگی جب تک اس حکومت کا نظام ہم نہ بدل دیں جس میں ہم رہتے ہوں۔

(۲) قطبین کے قریب علاقوں کے اوقات عبادت کے معاملہ میں مجھے ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے اجتہاد سے قطعاً اتفاق نہیں ہے۔ میرے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ جن علاقوں میں رات اور دن کا الٹ پھیر ۲۴ گھنٹے کے اندر ہو جاتا ہے ان میں روزہ و نماز کے اوقات اسی قاعدے پر ہونے چاہییں جو خطِ استوا سے قریب تر مقامات کے لیے ہے، خواہ رات دو ہی گھنٹے کی ہو یا دن دو ہی گھنٹے کا رہ جاتے۔ البتہ اس کے آگے جہاں رات اور دن ۲۴ گھنٹوں سے متجاوز ہو جاتے ہیں، وہاں گھڑیوں کے حساب سے اوقات مقرر کیے جانے چاہییں، اور ایسے مقامات پر تعینِ اوقات مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کے معیار پر کیا جانا چاہیے۔

(۳) اہلِ کتاب کی جن عورتوں سے مسلمان کو نکاح کی اجازت دی گئی ہے ان کے بارے میں قرآن مجید دو شرطیں لگاتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ محصنات (پاک دامن) ہوں، دوسرے